بانجھ پن

شادی کے ایک سال گزرنے کے بعد بھی اگر کسی شادی شدہ جوڑے کے ہاں اولاد ہونے کی امید پیدا نہیں ہوپاتی تو طبّی طور پر اس مسئلے کو بانجھ پن کے زمرے میں لیا جاسکتا ہے اور انھیں طبّی و نفسیاتی علاج کے لیے آمادہ کیا جاسکتا ہے۔ شادی کے ایک سال گزرنے کے بعد بھی اولاد نہ ہونا کوئی منفرد اور نرالی بات نہیں۔ دنیا میں ایسے جوڑوں کی تعداد لاکھوں میں ہوتی ہے۔ یہ بات سمجھنا بہت ضروری ہے کہ صرف خاتون ہی بانجھ نہیں ہوسکتی بلکہ مرد بھی بانجھ کہا جاسکتا ہے۔ عوام الناس میں یہ بات مشہور ہے کہ اگر کسی کو بانجھ کہہ دیا جائے تو وہ خاتون یا مرد ساری زندگی کے لیے بانجھ تصور کیا جائے گا، حالانکہ ایسا کہنا درست نہیں ہے۔ خاطر خواہ علاج معالجے سے اس مسئلے کو حل کیا جاسکتا ہے۔

اولاد کا نہ ہونا میاں بیوی میں بہت سے نفسیاتی اور سماجی مسائل کو جنم دیتا ہے۔ پاکستانی ماحول میں عموماً اس قسم کے مسائل کے حل کی طرف توجہ نہیں دی جاتی اور اکثر و بیشتر خاتون کو بانجھ ہونے کا طعنہ دے کر یا دوسری شادی کر کے اس مسئلے کو دفنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ معاشرتی طور پر کسی خاتون کے لیے بانجھ ہونے کا طعنہ بہت ہی مایوس کن اور باعث شرم ہوتا ہے۔ معاشرہ ماں نہ بن سکنے والی عورتوں کو عزت سے جینے نہیں دیتا۔

ایسے شادی شدہ جوڑوں کو جن کے ہاں ایک سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود بھی اولاد کی امید پیدا نہ ہو پائے، فوری طور پر کسی مستند گائناکالوجسٹ سے رجوع کرنا چاہیے اور میاں بیوی دونوں کو اپنا طبّی معائنہ کروانا چاہیے۔ اگر طبّی معائنہ سے اولاد کے نہ ہونے کا کوئی واضع سبب ظاہر نہ ہو سکے تو پھر کسی مستند ماہر نفسیات سے رجوع کرنا انتہائی ضروری ہے۔ بہت سے نفسیاتی اور شہوانی مسائل بھی بانجھ پن کی وجہ بن سکتے ہیں اور بانجھ پن سے متعلقہ بہت سے مسائل کی نوعیت نفسیاتی اور شہوانی بھی ہوتی ہے جن کی تشخیص اور علاج ضروری ہے۔